خاوند اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا اور بیوی کے لیے مال جمع نہیں کرتا

زوجها ينفق على أهله ولا يوفر من ماله

[urdu - اردو - أردو]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہاؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

خاوند اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا اور بیوی کے لیے مال جمع نہیں کرتا

میں شادی شدہ ہوں شادی کے وقت میں رہائش اور گھریلو ساز و سامان اور دلہن کو دیا جانے والے سونے سے دستبردار ہو گئی تھی کیونکہ میرا خاوند باہر کے ملك میں ملازمت کرتا تھا، چنانچہ عفت اختیار کرتے ہوئے شادی کی موافقت کر لی کہ میں خاوند کے ساتھ باہر کے ملك جانے کے معاملات حل ہونے تك سسرال والوں کے ساتھ رہونگی.
لیکن کچھ ہی عرصہ قبل جب میں نے خاوند سے تنخواہ کے بارہ میں دریافت کیا تو حیران رہ گئی کہ وہ تو اپنے امیر ترین شادی شدہ بھائی کا تعاون کرتا ہے، اور اسی طرح وہ اپنے سارے خاندان کی معاونت کرتا ہے، حالانکہ ہمیں اپنا مکان بنانے کے لیے مال کی زیادہ ضرورت ہے.
جب میں نے ایسا کرنے کی مخالفت کی تو خاوند نے ایسے معاملہ میں دخل دینے کا الزام لگایا جو میرے ساتھ خاص نہیں، اور کہنے لگا کہ اسے اپنے گھر والوں کے لیے خیر و بھلائی کرنی چاہیے، اس کے لیے رہائش اور سونا مہیا کرنا لازم ہے، اس کے بعد مجھے خاوند کے مخصوص معاملات میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں.
میرا سوال یہ ہے کہ اس مسئلہ میں میرا خاوند کی مخالفت کرنا غلطی تو نہیں، کیا اس سے اللہ تعالی ناراض تو نہیں ہوگا ؟
میرا خاوند مجھ سے دور ہو اور میں اس کی جدائی برداشت کرتی پھروں اور میں اس کی ممد و معاون بنوں، اور اپنے میکے سے دور رہوں، لیکن اس عرصہ میں اس کا بھائی میرے خاوند کے مال سے فائدہ حاصل کرتا پھرے، حالانکہ خاوند کا بھائی اچھا خاصہ امیر اور دولتمند بھی ہے، کیا میرا خاوند اس مال کا زیادہ حقدار نہیں ہے ؟
اور اگر خاوند کی ضروریات سے مال زیادہ ہے تو اسے اپنے فائدہ کے لیے جمع کرنا چاہیے تھا تا کہ بعد میں بوقت ضرورت استعمال کر سکے، یا پھر کسی مستحق اور فقیر شخص پر صدقہ کر دے، میرا سوال یہ ہے کہ آیا میرا خاوند صحیح کر رہا ہے یا نہیں ؟
خاوند اپنے خاندان والوں کی محبت کے لیے مال صرف کرتا ہے، میرے خیال میں خاوند مجھ پر ظلم کر رہا ہے، اگر میرے خاوند کے پاس مال زیادہ ہے تو فقیر شخص اس کا زیادہ محتاج ہے، یا پھر میں، آپ ہم دونوں

میں سے كسے صحیح خیال كرتے ہیں، اور اگر میرا خاوند صحیح ہے تو آپ مجھے كیا نصیحت كریں گے تا كہ ہم آپس میں ایك دوسرے كو معاف و درگزر كر دیں، اور میں بھی اس كے اجروثواب میں شریك ہو سكوں، اور اگر میں صحیح ہوں تو آپ كیا كہتے ہیں ؟
اللہ تعالی آپ كو جزائے خیر عطا فرمائے.

الحمد للہ:

اول:

آپ نے اپنے خاوند كی معاونت كر كے اور اس كی حالت پر راضی ہو كر اور اس كے قلیل مال پر صبر كر كے بہت اچھا كام كیا اللہ تعالی آپ كو اس كا اجروثواب عطا فرمائے، اور آپ كی خوشی و سعادتمندی میں اور اضافہ فرمائے.

دوم:

آپ كے خاوند كا اپنے گھر والوں اور اپنے بھائی كے ساتھ حسن سلوك كرنا اور ان كا اہتمام كرنا اور انہیں دینے كے لیے اپنی تنخواہ سے بچانا آپ كے خاوند كی نیكی و كرم اور حسن اخلاق كی دلیل ہے، كیونكہ صلہ رحمی تاكید اطاعت میں شامل ہوتی ہے، اور پھر اقرباء و رشتہ داروں كے ساتھ نیكی و حسن سلوك كرنا تو صدقہ اور صلہ رحمی بھی ہے.

سلمان بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ بیان كرتے ہیں كہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مسكین پر صدقہ تو صرف صدقہ ہے، لیكن رشتہ دار پر صدقہ كرنا دو چیزیں ایك تو صدقہ اور دوسرا صلہ رحمی ہے "

سنن نسائی حدیث نمبر (٢٥٨٢) سنن ترمذی حدیث نمبر (٦٥٨) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (١٨٤٤) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس لیے جب آپ کا خاوند آپ کے واجب نفقہ میں کمی و کوتاہی کا مرتکب نہیں ہوتا تو آپ کے خاوند کو اپنے خاندان والوں کی معاونت اور عزت و اکرام اور ان کے ساتھ حسن سلوك کرنے پر ملامت نہیں کی جائیگی، اور یہ آپ کی لیے اور اس کا اپنے آپ پر ظلم شمار نہیں کیا جائیگا.

اور یہ کہ وہ اپنے مالدار بھائی کا تعاون کرتا ہے کوئی فقیر نہیں، بلکہ بہت سارے فقراء تعاون کے زیادہ محتاج ہیں، اس کا یہ معنی نہیں کہ آپ کا خاوند غلط کر رہا ہے، کیونکہ صلہ رحمی اور رشتہ داروں کو مال دینے فقراء کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ غریب یا مالدار رشتہ دار کی مالی معاونت کرنے میں بہت زیادہ اجروثواب یعنی صلہ رحمی کا ثواب ہے.

اس لیے آپ خاوند کے اس تصرف پر خاوند کی مخالفت مت کریں، بلکہ آپ کو نرمی اور حکمت کے ساتھ خاوند کی توجیہ کا حق حاصل ہے کہ آپ زمین یا رہائش کے محتاج ہیں وہ خریدی جائے، اور اقرباء کی معاونت بھی کرتے رہیں، لیکن آپ اس مسئلہ کو زیادہ مت ابھاریں، کیونکہ شیطان اسے آپ دونوں میں اختلاف کا ذریعہ بنا کر آپ دونوں کے درمیان مخالفت ڈال دےگا.

آپ کے یہی کافی ہے کہ آپ کا خاوند اپنا مال حلال میں بلکہ ایك خیر و بھلائی کے کام میں خرچ کر ہا ہے اور ان شاء اللہ اسے اس کا اجروثواب بھی حاصل ہوگا.

آپ کا خاوند اپنے گھر والوں کی معاونت میں جو رقم خرچ کر رہا ہے اس پر پریشان مت ہوں، بلکہ اس سلسلہ میں اس کی معاونت کریں، اور اسے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوك اور صلہ رحمی کرنے کی ترغیب دلائیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری میں خرچ

کرنے سے اللہ تعالی خرچ کرنے والے کو اس کا نعم البدل عطا کرتے ہوئے اس کی روزی میں برکت ڈالتا ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان بھی ہے:

{ اور جو کچھ بھی تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہو تو اللہ تعالی اس کا بدلہ دیتا ہے، اور وہ بہتر روزی دینے والا ہے }سبا (٣٩).

اور ہو سکتا ہے اگر آپ کا خاوند اپنے گھر والوں والدین اور بہن بھائیوں پر تنگی کرے تو اللہ تعالی اس کی روزی میں تنگی کر دے.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو صحیح راہ کی توفیق نصیب فرمائے، اور آپ کی راہنمائی کرے.

واللہ اعلم .